Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities 223
Vol 4 (2) April-June, 2018 pp.223-245.
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. Email:editor@gjmsweb.com
Impact Factor value = 4.739 (SJIF).
DOI: https://orcid.org/0000-0001-5767-6229

GREAT SAINTS OF MULTAN AND HISTORY OF THEIR SHRINES AND SOCIAL IMPORTANCE

اولیاء ملتان اور ان کے مزارات کی تاریخ اور معاشرتی حیثیت

صائمہ رشید[1] , ڈاکٹر ثوبیہ خان[2], ڈاکٹر عبدالغفور اعوان[3]

ABSTRACT Multan is renowned in the whole world as the city of great saints.. These saints include Hazrat Bahauddin Zakariya,Hazrat Shah Rukn-e-Alam, Hazrat Musa Pak Shaheed,Muhammad Sultan Ayub, Shah Samas Tabraiz, Bibi Pak Daman,etc. . They devoted their whole lives for preaching of Islamic teaching among common men.Thousands of people were converted to Islam due to impressive teaching and actions that brought lasting impact on the mind and hearts of local people. They spread knowledge and promoted tolerance, moderacy, simpleness and spiritualism. Even today their tombs are the centre of divine light and spiritual solace. The objective of this research paper to highlight the spiritual achievements of great .saints) Sufis(and their services for mankind and Islam Our study conclude if we . follow their teachings we can bring revolution in our lives and get rid of worries of .existing world

Key words: Great saints, spirual teachings, , services for Islam,spreading of . knowledge
Type of paper: Original Research paper
Paper recieved: 12.01.2018
paper accepted: 28.02.2018
Online published: 01.04.2018

1M.Phil scholar, Department of Islamic Studies, Institute of SouthernPunjab
2Assistant Professor,Department of Islamic Studies, Institute of Southern
. Punjab,Multan. sobiashahmimkhan@hotmail.com
3Dean, Faculty of Management and Social Sciences, Institute of Southern
. Punjab,Multan. ghafoor70@yahoo.com.

تاریخ ملتان

ملتان شہر قدیم بھی ہے اور عظیم بھی ہے یہ کب بسا کس نے بسایا کچھ معلوم نہیں۔ تاریخ میں بھی اس شہر بننے ، بنانے اور بسانے والے کا نہ ملتا ہے اور نہ تاریخ۔ تاریخ میں اس شہر کی بابت جو بات ملتی ہے وہ یہ ہے کہ موسم سرما میں 325-26قبل مسیح میں سکندر اعظم اس شہر سے گزرا۔ یہاں پر ملوٹی قوم آباد تھی جو بڑی جنگ جو تھی ۔

یہ شہر ایک بہت اونچے ٹیلے پر بنایا گیا تھا ۔ اس کے گرد بڑی مضبوط چوڑی اور بہت اونچی '' فیصل تھی ۔ اور چھ دروازے تھے ''۔ے١ اور قدیم تاریخ شہر وں میں سے ہے''۔ے٢

ملتان کے قدیم نام

مسیان ، پر ہلاد پورہ، سنب پور، ہنس پورر اور بھا گ پور، مول استھان ، مالی استھان، مولتان، ملتان

ملتان ہندوستان کے بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے یہاں ایک بہت بڑا بت ہے جس کی یاترا کے تمام '' ہندوستان سے لوگ آتے ہیں اور اس بت کا نام ملتان ہے ۔ یہ مضبوط ریگستانی جگہ ہے ۔ لاہور بھی بڑا شہر ہے جو ایک حاکم ملتان کے تحت ہے'' ے٣ ''ملتان کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔قلعہ کہنہ اندرون فصیل کا شہر ، بیرون فصیل کا شہر ، چھاؤنی علاقہ ، نوآباد کالونیاں اور مضافات کے قصبات جو شہر کے پھیلنے سے ملتان کا حصہ بن گئے ہیں''۔ے٤

اولیائے اکرام کا وارد مسعو د ایک ہزا ر سال قبل ہونا شروع ہوا اور یہ شہر ہزاروں سال سے موجودہے کم از کم تین صد قبل از مسیح سکندر اعظم کا ملتان پر حملہ کرنا اور زخمی ہونا تاریخ کا حصہ ہے ممکن ہے اسلام کے ظہور سے پہلے یہ شہر دو سرے مذاہب کے نیک اور برگزیدہ لوگوں کا مسکن ہو لیکن اس کے تاریخ آثار میسر نہیں سوائے ایک بزرگ شخصیت پرہلاد کے بھگت کے یہ شہر قبل از تاریخ وجود میں آیا۔ زمانے کا گرم وسرد چشید اللہ کے فضل و کرم سے اب تک آباد ہے اور اگراللہ کا فضل رہا تو جب تک دنیا باقی ہے ۔ ملتان آباد رہے گا۔

اولیائے ملتان

روضہ حضرت غوث بہاؤ الحق زکریا ملتانؒ ، روضہ حضرت شاہ رکن عالمؒ ،حضرت صدر الدین عارف ،حضرت سخی شاہ حبیب اللہ، حضرت جمال الدین ابوالحسن ، حضرت شمس الدین سبزواریؒ ، حضرت شاہ یوسف گردیزملتانی ، حضرت پیر جیون سلطان، حضرت سلطان ایوب قتال، حضرت حافظ محمد جمال ملتانی، حضرت بابا برن شاہ ، حضرت پیر فتح شاہ قریشی ملتانی،حضرت محمد نظام بخش ملتانی، حضرت بابا غلام شبیر ،حضرت بابا شاہ بہرام، حضرت عنائیت اللہ شاہ بخاری، حضرت پیر مکی شاہ ، مزار شہداں، حضرت داد ن شاہ بخاری ، حضرت پیر بخاری، حضرت بر ی شا ہ، حضرت پیر اسحاق ،حضرت شاہ دانا شہیدؒ ، حضرت مولانہ وجیہہ الدین ، حضرت شاہ دین بیراگی، حضرت معصوم شاہ بخاری ،حضرت سید حامدشاہ بخاری، حضرت مسکن رکن الدین ، حضرت پیر جندلے شاہ، حضرت

پیر دوست محمد حسین آگاہی ، حضرت بی بی پاک دامن، حضرت مولانہ نظام الدینؒ، پیر محمد شاہ ، پیر عبدالرشید صاحب کرمانی، مٹاں والہ پیرؒ، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی، پیر چپ سائیں وردی والےؒ۔

اولیاء اللہ کا معنی و مفہوم اور مقام و مرتبہ (قرآن و حدیث کی روشنی میں)

ولی کی اصل ولاء سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الہیٰ حاصل کرلے اور اطاعت الہیٰ میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الہیٰ کی معرفت میں مستغرق ہو۔ جب دیکھے دلائل قدرت الہیٰ کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے اطاعت الہیٰ میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے ۔ جو ذریعہ قرب الہیٰ ہو ۔اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشم دل سے اللہ کے سواغیر کو نہ دیکھے ۔ یہ صفت اولیاء اللہ کی ہے۔ بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کو ولی و ناصر اور معین و مددگار ہوتا ہے۔''ایسی ذات جس کی طاعات مسلسل رہیں اور معصیت اور و گناہ ان طاعات میں خلل نہ ڈالیں''۵ے

ولی کامعنی دوست کے ہیں جو شخص اللہ کی دوستی کو دوسری چیز سے عزیز تر رکھے وہ اللہ کا ولی ہے یعنی اللہ کی خاطر ہی دوستی رکھے اور اللہ کی عاطات میں ہی کسی کی مخالفت کرے ۔

عربی زبان میں ولی بکی کے معنی ہیں کسی شے سے قریب ہونا مثلا جب بولتے ہیں ۔'' ہذا ملی ہذا'' '' تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ یہ شے اس شے کے قریب ہے اس سے ولایت ہے جسکی اصل محبت وقرب ہے ولایت کی ضد عدوات ہے جس کے اصل معنی بغض اور دوری ہے لفظ ولی اسم قاعل ہے اس کے معنی ہیں قریب اور دوست اولیا ولی کی جمع ہے عربی کے مشہور لغت قاموس میں ہے۔

ولی کے معنی قرب اور نزدیکی کے ہیں''۔ پے در پے بارش بھی اس کے معنی میں داخل ہے ولی '' اس مصدر کا اسم ہے ولی کے معنی محب ، دوست اور مددگار کے بھی ہیں ۔ تو راہ کے معنی یہ ہیں کہ اس نے اسکو اپنا دوست بنا لیا '' وارہ ولی واری'' کے معنی یہ ہیں کہ اس کا گھر میرے گھر کے قریب ہے ۔''۶ے

ابو یزید بسطائی سے پوچھا گیا کہ وہ ولی کون ہے ؟ آپ نے فرمایا ولی اسے کہتے ہیں ۔ جو باری تعالیٰ کے امرونہی پر قائم رہے حق تعالیٰ کی دوستی نصیب ہو تو اس کے حکام کی تعظیم دل میں زیادہ ہوتی ہے اور نواہی سے جسم زیادہ دور رہتا ہے ۔۷ے

ولی ہونا آسان نہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں ۔راتوں کو جن کے پہلو بستر پر نہیں لگتے ۔ تقوی جن کا لباس ، شکران کی تسبح اور صبر دن کا مصلی ہوتا ہے ۔ یہ اللہ کے مقتدر خاص اور چنیدہ بندے ہوتے ہیں۔

یہ بوریانشین دنیا کی ہر نعمت کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ یہ ایسے فقیر ہوتے ہیں ۔جن کی خانقاہوں میں '' بادشاہ وقت برینہ یا حاضر ہوتے ہیں ۔ یہ ایسے تہی دامن ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ جن کی دعاؤں سے حاجت مندوں کی جھولیاں مرادوں سے بھردیتا ہے۔ یہ اپنے لیے کچھ نہیں مانگتے ۔ ان کے ہاتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ

کے حضور دوسروں کے لے پھیلتے ہیں یہ و ہ لوگ ہوتے ہیں جو شکر کی ایسی کیفیت کو جانتے ہیں جو نعمتوں کو دوام بخشتی ہے ۔ یہ شکر اور صبر جیسی عظیم نعمتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں''۔۸
اولیائے کرام عشق الٰہی میں ایسے مست و سرشار تھے کہ انکو اپنی ہستی کا بھی پتہ نہیں چلتا تھا ۔ تسلیم و رضا توکل و قناعت ، امیدو ہم محبت و اخوت، خلوص خدمت ، فقر و فاقہ، ایثار و استقامت ان کا شعار تھا۔ وہ گفتار کردار سے ایک معیاری زندگی کا نمونہ پیش کرتے تھے ۔'' کم کھانا، کم بولنا، کم سوناںاور لوگوں سے کم میل جول رکھنا اس کا طریقہ کار تھا''۔۹
ابو علی جرحانی فرماتے ہیں کہ ولی وہ ہوتا ہے جو اپنے حال میں فانی ہوا اور خدا کے مشاہدہ میں باقی ہو۔ اور اس کے لیے ممکن نہیں ہوتا کہ وہ اپنے باطنی احوال کے متعلق خلق خدا کو باخبر کرے یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور شے کے سا تھ آ رام پائے یعنی ایک سچا ولی ماسوائے اللہ تبارک تعالیٰ کے ربط و تعلق سے ہر گز مطمئن نہیں ہوتا'' ۔۱۰
حضرت جنید بغدادی : فرماتے ہیں ولی وہ ہوتا ہے جسے غیر اللہ سے قطعاً کوئی خوف نہ ہو پسندیدہ اشیاء کے متعلق خوف و خدشہ ہوتا ہے ۔ جن کے تلف ہونے کا ڈر لگا رہے۔ولی ہر حال میں راضی برضائے الہیٰ ہو تا ہے اور وہ حالات کے نشیب و فراز کو کوئی اہمیت نہیں دیتااورجس طرح اس کو کشی شے کا خو ف نہیں ہوتا اسی طرح اس کی امید یں مخلوقات میں کسی سے وابستہ نہیں ہوتیں نیز اسے کسی قسم کا رنج و غم نہیں ہوتا۔
ابوعثمانؒ مغربی فرماتے ہیں خدا کا ولی مخلوقات میں سے پوشیدہ ہوتا ہے اور غیر اللہ کے ساتھ اپنے قلب و دماغ کو وابستہ نہیں کرتا۔ ''قرآن کی نظر میں ولی وہ ہے جو اللہ کو تقوی اختیار کرے ۔ اسکی نافرمانی کرے ۔ اسی کو پکارے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرے۔ ولی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنے ولی سے عدوات رکھنے سے ڈراتے ہیں جیسا کہ حدیث میں قدسی میں فرمان ہے ۔امن عادی لی ولیا فقداذنتہ بالحرب'' جس نے میرے دوست سے عدوات رکھی تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں''(صحیح بخاری کتاب الزماق باب التواضع۶۵۰۲)کتاب وسنت میں ولی کا جو مفہوم ہے وہ یہ ہے کہ ولی بننے کے لیے کوئی لمبے چوڑے پاپڑبیلنے اور خاص کرامات ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مومن متقی اللہ کا ولی ہے''۔۱۱
اولیا ء اللہ کی تعریف اللہ ہی کی تعریف ہے دراصل اولیاء اللہ اور انکی کرامیتں نبی پاک حضرت محمد ﷺکے معجزات کی صداقت کی دلیل ہیں ۔ اور یہ کہ اولیا ء اللہ ہی نبی پاک کے فقرکے وارث ہیں اور عشق رسول ﷺ ہی انکی ولائیت کی سند ہوا کرتی ہے۔ ان کا اٹھنا ، بیٹھنا ، چلنا پھرنا غرض زندگی کا ہر عمل سنت اور شریعت کے مطابق ہوتا ہے ۔ یہاں تک کہ یہ مقام بھی آجاتا ہے ۔ کہ اللہ رب ذوالجلال عاشق رسولﷺ کو جب دنیا سے بلاتا ہے یعنی جب وہ دنیا سے پردہ کرتے ہیں تو ان کی طریقت سند بھی خو د اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں ۔''ولی اللہ کے نور جلال سے دیکھتا ہے ''۔۱۲
اور''متکلمین کہتے ہیں کہ ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح پر مبنی پر دلیل رکھتاہو اور اعمال صالحہ

شریعت کے مطابق بجا لاتا ہو ۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قرب الہیٰ اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا ۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتااور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے ۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یا د آئے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جو خالص اللہ کے لیے محبت کرے ۔ بعض اکابر نے فرمایا ولی وہ ہے جو طاعت سے قرب الہیٰ کی طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کرامات سے اس کی کارسازی فرماتا ہے ۔ یا وہ جن کی ہدایت کابرہان کے ساتھ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور ا س کی خلق پر رحم کرنے کے لیے وقف ہو گیا۔ ان فرمودات میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کردی گئی ہے ۔ جسے قرب الہیٰ حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتی ہیں۔ ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے''۔ے۱۳

حدیث میں ہے کہ ولی اللہ وہ ہے کہ جس کے دیکھنے سے اللہ یا د آجائے ''۔ے۱۴''

شکسپیر نے کہا '' پھول کوکوئی بھی نام دیں وہ ویسی ہی خوشبو دے گا''۔ے۱۵''

حضور علیہ الصلوۃ واسلام کا فرمان ہے۔''خبردار بے شک اولیائے اللہ مرتے نہیں بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں'' ے۱۶ یہ مرتبہ ان اہل دیدار اولیاء اللہ کا ہے جو مرنے سے پہلے مر کر امر ہو جاتے ہیں ۔فرمان حق ہے '' اور جو لوگ خدا کی راہ میں قتل ہوجائیں انھیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں لیکن تمھیں ان کی زندگی کا شعور نہیں''۔

سورۃ یونس ۶۲جس کا ترجمہ ہے'' سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم ۔ تفیسر میں حضرت مولانہ نعیم الدین مراد آبادی رقمطراز ہیں۔ولی کی اصل ولاء سے ہے جو قرب و نصر ت کے منعی میں ہے ۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قرب الہیٰ حاصل کر لے اور اطاعت الہیٰ میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الہیٰ کی معرفت میں مستفرق ہو۔متکلمین کہتے ہیں ولی وہ ہے جو اعتقاد صحیح پر مبنی ہر دلیل رکھتا ہو اور اعمال صالحہ شریعت کے مطابق بجا لاتا ہو۔علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جو طاعت قرب الہیٰ کی طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کرامت سے اسکی کارسازی فرماتا ہے ۔ولی اللہ تعالیٰ تک کا ذریعہ وسیلہ ہے۔

ایسا ولی جس کی دعا کی برکت اور تصرف سے تقدیر بدل جائے 'ابدال ''کہلاتا ہے''۔ےہ۱۷ ''

اکثر آیات میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی ولی نہیں ،کوئی نصیر نہیں ، کوئی شفیع نہیں '' ۔اللہ ہی بہترین دوست ہے اس کے بعد شیطان کے دوستوں کا ذکر ہے ۔ جو اللہ کو دوست نہیں رکھتے اور شیطان سے برا دوست کون ہو سکتا ہے''۔ ''پھر فرمایا کہ اے ایمان والو! کافروں اور یہود انصار یٰ کو دوست بناؤ ۔ یہودی تمہارے بدترین دشمن ہیں ۔ ایمان والے تو ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔ یہ لفظ اُن ارشادات ''قرآنیہ'' سے ماخوذ ہے۔(۱) اَللَّہُ وَلِیَّ اَلذِینَ اَمَنُو (البقرۃ 257 ترجمہ '' اللہ ایمانداروں کا ولی ہے ''اَنَتَ مَولٰنا فاَنصُرناعَلَی القَومِ االکٰفرینَ (البقرہ) ۲۸۶۔'' تو ہمارا کارساز ہے ہمیں قوم کفار پر فتح عطا فرما''وَ ھوَ تَےوِلَیَّ الصّٰلحَینَ (الاعراف ۱۹۷)۔ '' وہ نیک لوگوں کا دوست اور ولی ہے''۔یہاں لفظ

مولیٰ بھی دلایت سے بنا ہے جس سے لفظ ولی بنا ہےذٰلِکَ بَاَنَّ اللّٰہ وَموَلیٰ الدَّینَ اٰمنَوُ وَ اَنَّ اَلکِفرِینَ لَا مَولیٰ لَھُم(محمد)

‘‘یہ اس لیے کہ اللہ ایمانداروں کا مولیٰ ہے اور کافروں کا تو کوئی ’مولیٰ نہیں ’’

"ولی کے معنی ہیں دوست ، ساتھی ، مدد گار ،مقرب۔ولی اللہ اس شخص کو کہتے ہیں جسے ’’ اللہ ‘‘ کی دوستی و قرب وصال حاصل ہو جو ایمان و تقوی کا جامع ہو‘‘۔ ۱۸ے

کوئی ولی انبیاء کے درجہ اور مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا کیونکہ انبیاء کرام گناہ و معاصی سے معصوم ہوتے ہیں اور نبوت کے عہدہ سے معزولی اور برطرفی سے مامون ہوتے ہیں اور انہیں اپنے برے خاتمہ کا بھی کچھ غم نہیں ہوتا اور نبوت اور رسالت کی وجہ سے مکرم ہو تے ہیں۔’’ ولی سے نبی کی افضلیت قطعی اور یقینی ہے اس کے پر خلاف اعتقاد رکھنے والا کافر ہو جاتا ہے‘‘ے۱۹

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین ابو محمد زکریا رحمۃ اللہ

ملتان کا نام سنتے ہی ان ارواح صادقہ کی فہرست نظر کے سامنے گھوم جاتی ہے جن کا خمیر ، ضاع ازل نے عشقِ حقیقی سے تیار کیا تھا ۔ ایمان ان کا عشق اور ایقان ان کی سپر تھی کہ یہ لوگ اسلام کی قندیل راہ کر جمال خدا وندی کا مظہر بنے رہے ۔ قریہ قریہ یہ دعوت حق دیتے رہے تھے۔ رضائے الہیٰ کے لیے رزم گاہوں میں تن تنہا بجلی بن کر کوندتے ظلمات کے پردے چاک کرتے اور پھر اسرار و معارف کے یہی کشتگان عشق ملتان کی مٹی میں مل گئے ۔ ملتان کی مٹی پر نظر پڑی تو حضرت غوث العالمین نے انوار تجلیات کا ظہور ہوتے دیکھا تو بے خود ہو گئے اور بے ساختہ پکار ا اٹھے ۔

پیدائش

شیخ محمد غوث وجہیہ الدین کوٹ کروڑ میں قیام فرماتے تھے۔ آپ کے ہاں حضرت بہارالدین علیہ الرحمۃ بروز جمعہ المبارک ۲۷ رمضان ۵۶۶بمطابق ۳جون ۱۱۷۳ء تولد ہوئے ’’ خلاصۃ ۲۰ے العارفین اور تاریخ فرشتہ میں تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔ اور۱۱۷۶ء بتلاتے ہیں ۔ آپ کا ذہین رساتھا آپ نے سات سال کی ننھی سی عمر میں سات قراتوں میں قرآن پاک حفظ فر ما لیا تھا۔ بارہ سال کی عمر میں پیارے بابا کا سایہ سر سے اٹھ گے ا۔ آپکو علم کابہت شوق تھا ۔بارہ سال کے ہوئے تو والدبزرگوار عالم جاودانی کو سادھارنے والد ماجد کی وفات کے بعد کلام پاک حفظ کرنا شروع کیا ۔ ساتوں قراتوں کے ساتھ حفظ کر چکے تو مزید تعلیم کے لیے خراساں کی طرف چل کھڑے ہوئے یہاں پہنچ کر سات سال تک بزرگان دین سے علوم ظاہری و طاطنی کی تحصیل کرتے رہے ۔وہاں سے بخارا جا کر علم میں کمال حاصل کیا ۔ ’’ ان کے اوصاف پسندیدہ اور خصائل حمیدہ کی وجہ سے بخارا کے لوگ ان کو بہاء الدین فرشتہ کہا کرتے تھے ‘‘ ے۲۱

آپ کا نام بہاء الدین اور کنیت ابو محمد اور ابو برکات تھی آپ مارروزولی تھے آثار بزرگی بچپن سے ’’ ہی آپ میں نمایاں ہوگئے تھے ۔ آپ کے والد محترم جب تلاوت فرماتے تو آپ دودھ پینا چھوڑ دیتے اور تلاوت کی آواز سننے میں محور ہو جاتے تھے۔ جب آپ کو مکتب میں داخل کروا دیا گیا تو ابتدائی ایام

میں آپ نے فرمایا جس وقت حق تعالیٰ نے (الست بربکم) فرمایا تھا اس وقت سے لے کر اب تک کے تمام واقعات مجھے یاد ہیں'' ۔ ے۲۲

بغداد میں حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ العزیز کی صحبت سے فیض یاب ہوکر خرقہ خلافت پایا۔ حضرت نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ شیخ بہاوالدین زکریا قدس سرہ نے اپنے مرشد کے پاس صرف سترہ دن قیام فرمایا تھا ۔ کہ ان کو پیر دستگیر کی طرف سے ساری روحانی نعمتیں مل گئیں اورخرقہ ء خلافت سے سرفراز کے گئے''۔ اس سے شیخ ایشوخ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے دوسرے مریدوں کے دل میں رشک پیدا ہوا اور شیخ سے عرض کی ہم نے اتنے دنوں تک خدمت کی لیکن ہم کو ایسی نعمت نہیں ملی مگر ایک ہندوستانی آیا اور تھوڑی سی مدت میں شیخ ہو گیااور بڑی نعمت پائی۔ ''شیخ ایشوخ نے ان کویہ کہ کر خاموش کر دیا تم گیلی (تر) لکڑیوں کی مانند ہو جن میںآگ مشکل اور دیر سے لگتی ہے۔ بہاؤ الدین زکریاؒ خشک لکڑی کی مانند تھے جس میںآگ جلد اثر کرتی ہے''۔ے۲۳

شجرہ طریقت

سلسلہ طریقت یہ ہے شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ شیخ شہاب الدین سہروردی ، شیخ ضیا الدین ابو نجیب '' سہروردی ، شیخ ابو عبداللہ ، شیخ اسود احمد دینوریؒ ، شیخ ممشاد علی دینوری، خواجہ جنید بغدادی ، خواجہ سری مقطیؒ ، خواجہ معروف کرخی ، خواجہ داؤد طائی ، خواجہ عجیب عجمی، حضرت ابو سعید حسن بصریؒ ، حضرت علی ابن ابی طالبؓ ، حضرت محمد الرسول ﷺ''۔

حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کی شادی اپنے چچا مخدوم احمد غوث کی دختر نیک اختر بی بی بصراں سے ہوئی ۔ حضر ت مخدوم عبدالرشید حقانی نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح شیخ الاسلام کر دیا تھا۔ اس بی بی کے بطن سے سات بیٹے پیدا ہوئے۔

حضرت بہاء الدین زکریا ملتان قدس سرہ ہندوستان میں رئیس الاولیاء تھے۔ علوم ظاہری کے عالم اور '' مکاشفات و مشاہدات کے مقامات و احوال میں کامل تھے۔ ان سے اکثر اولیاء اللہ کے سلسلہ سے مسنوب ہوئے ۔ لو گوں کو رشد و ہدایت فرمائی اور ان کو کفر سے ایمان کی طرف سے معصیت سے طاعت کی طرف سے روحانیت کی طرف لائے اور ان کی شان بڑی تھی''۔

حضرت بہاوء الدین زکریاؒ نے ہر فقیر کے ساتھ ایک ایک لقمہ کھایا ۔ایک فقیر کو دیکھا کہ روٹی شوربے میں بھگو کر کھا رہا ہے فرمایا سبحان اللہ ! ان سب فقیروں مینیہ فقیر خوب کھانا جانا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ نان نز تر کو اور کھانوں پر وہی فضیلت ہے جو فضیلت مجھ کو تمام انبیاء پر ہے اور عائشہؓ کو تمام دنیا کی عورتوں پر ہے''۔ے۲۴

سیر العارفین میں بیا ن کیا گیا ہے کہ'' آپ کی عادت تھی کہ تہجد کی نماز کے بعد قرآن مجید شروع کرتے تھے اور فجر کی نماز تک بدستور تلاوت فرماتے رہتے تھے ۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے بیا ن کیا ہے کہ آپ بہت عبادت گزار تھے اور یہ آیت بکثرت تلاوت فرماتے تھے''۔''یا ایھا الرسل کلو من

‘‘الطیبات و اعلمو ا صالحاً

حضرت غوث بہاؤ الدین زکریاؒ اخلاق کا ایک نمونہ تھے۔ عجز و انکسار کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ اپنی تعظیم و تکریم پسندنہ فرماتے تھے ۔ ’’علم و بردباری کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ قلندروں کی ایک جماعت نے مالی مدد نہ ملنے پر گستاخی کی اور خانقاہ میں پتھر برسانے شروع کر دئیے خادموں نے خانقاہ کا دروازہ بند کر دیا لیکن آپ نے یہ کہہ کر خانقاہ کا دروازہ کھلوادیا کہ میں اس جگہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کا بٹھایا ہوا ہوں قلندر آپ کے حلم و بردباری اور عزم و استقامت کو دیکھ کر نادم ہوئے اور آپ سے معافی مانگی ۔ تاریخ آپ کی حق گوئی اور بے باکی کی گواہ ہے ‘‘۔ ؎۲۵

وفا ت کے روز اپنے حجرہ میں عبادت میں مشغو ل تھے ۔ کہ حجرہ کے باہر ایک نورانی چہرہ کے ’’ مقدس بزرگ نمودار ہوئے اور حضرت شیخ صددالدین کے ہاتھ میں ایک سز مہر خط دیا۔ حضر ت شیخ صدرالدین خط کا عنوان دیکر تجنر ہوئے اور بزرگ وار کی خدمت میں پیش کرکے باہر آئے تو قاصد کو نہ پایا خط پڑھنے کے ساتھ ہی حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا کی روح پرواز کر گئی‘‘۔ ؎۲۶

شیخ الاسلام کی زندگی کا پیشتر حصہ علوم ظاہر ی و طاطنی کے حصول کے لیے سیا حت میں گزرا ۔ اس لیے تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ نہیں ہو سکے البتہ درج ذیل کتب کا سراغ ملتا ہے ۔جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ کی تصانیف ہیں۔

۱۔ کتاب الا وراد (فارسی) اور رادسے متعلق ہے مولانہ علی بن غوری نے اس کی شرح کنز العباد لکھی ہے۔

یہ فقہ کی کتاب ہے اور فقہی ابواب پر مشتمل ہے ۔

۲۔ شروط اربعین (فارسی) یہ رسالہ اعتکاف یا چلہ کشی کے آداب و شرائط پر مبنی ہے۔

۳۔ قرآن مجید (قلمی نسخہ) حضرت مخدوم لال عےؒسن کے مزار مبارک پر موجود ہے۔

۴۔ کشف المجوب کا قلمی نسخہ :یہ محکمہ اوقاف کے تعاون سے شائع ہو چکا ہے۔

۵۔ ملفوظات بنام خلاصۃ العارفین: اس کا قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی میں موجو دہے۔

آپ کے تعلیمات اور آپکے ملفوظات میں مولانہ نور احمد خاں خریدی نے کنز العباد فی شرح الاوراد اور اربعین کا تعارف کروایا ہے۔ اور ملفوظات کا قلمی نسخہ بنام خلاصۃ پنجاب یونیو رسٹی لائبیریری میں موجود ہے۔ ان سے آپکی چند تعلیمات ہدیہ قارئین ہیں۔

۱۔ سالک کو چاہیے کہ ایسی نیت سے غسل کرے گویا یہ اس کا آخری غسل ہے۔’’

۲۔ سالک کو چاہیے کہ ماسوا اللہ ہر قسم کے تفکرا تاور وسواس کو دور کر دے۔

۳۔ سالک کو چاہے کہ ہر وقت کلمہ طیبہ کا ذکر جاری رکھے۔

۴۔ سالک کو چاہیے کہ قدر الہیٰ کامشاہدہ کرے اور اس میں غور خوص کرے ۔

۵۔ کھانے میں احتیاط اور اعتدال ہونا چاہیے۔

۶۔ ہمیشہ حلال کھاؤ اور پہنو۔

۷۔ پانچوں وقت نماز کا باجماعت ادا کرنا ضروری ہے''۔۲۷

'' حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی کی تعلیمات میں خصوصیت کے ساتھ جو چیز پائی جاتی ہے ۔ جیسا کہ اخبار الاخیار میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر مورخین نے بھی لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ جل مجدہ کی محبت کی ترقی دی جائے اور اپنے قلب کو اس کی محبت اور اس کی یاد کی حرارت پہنچائی جائے اور اللہ کا ذکر بکثرت کیا جائے۔ رسولﷺ کی اطاعت کو اپنا شعار بنایا جائے۔ غربا ء و مساکین کے ساتھ رحم دلی سے پیش آیا جائے اور کچھ بھی اللہ تعالیٰ مال و دولت عطا فرمائے وہ خدا کی راہ میں خرچ کر دیا جائے''۔۲۸

کشف و کرامات

آپکی کرامات کا سلسلہ اتنا وسیع ہے کہ احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے ہر روز ہزاروں دامن مقصود حاصل کرتے ہیں۔جہاں کسی نے پکارا دستگیری کی۔

شیخ الاسلام بغدا د میں

حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت غوث العالمین ؒبغداد کی ایک مسجد میں علما ء و مشایخ کے ساتھ بیٹھے تھے ۔ اولیا کرام کی کرامات کا ذکر ہو رہا تھا۔ ایک صاحب بولے کہ اولیاء اللہ میں یہ طاقت ہوتی ہے کہ جب چاہیں کسی مکان یا مقام کو مرصع و معزین کر دیں۔ اب تو ایسے اولیاء اللہ ہی نہ رہے اگر کوئی آپ کو میں سے ہے تو اس خستہ حال مسجد پر توجہ فر مائے ۔ حضرت شیخ الاسلام غوث العالمین نے مراقبہ سے سر اٹھایا اور فرمایا ذرہ مسجد کو دیکھو یہ خستہ کہاں سے ہے ذرا مجھے تو بتاؤ لوگوں نے بہ یک وقت نظر اٹھا کر دیکھا تو تمام عمارت نئی تھی خوشنما و مرصع ہو چکی تھی۔

'' ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ الاسلام بخارا میں علماء واکابرین کا یہ فیصلہ ہوا کہ ولی وہ ہے جو اس جگہ بیٹھ کر سب کو خانہ کعبہ کی زیارت کرادے ۔ حضرت شیخ الاسلام ؒمراقبہ میں چلے گئے کچھ دیر بعد سر اٹھایا تو فرمایا کہ آئیں دو رکعت نفل پڑ ھ لیں ۔ سب نیت باندھ کر قیام میں رہے روایت ہے کہ سب نے اپنے آپ کو صحن کعبہ میں پایا''۔۲۹

'' ایک روزحضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت ؒحضرت خانقاہ میں مشغول عبادت و ریاضیت تھے۔ گرمی کا سخت موسم تھا ۔ آپ کو اپنے وطن بخارا کی سردی اور برف باری یاد آئی ۔

ساختہ منہ سے نکلا.......ملتان میں بخارا کی وہ خنکی وہ ژالہ باری کہاں ؟ حضر ت خواجہ صاحب پر مخدوم صاحب کے اضطراب قلب کا حال منکشف ہو گیا۔ حجرہ سے باہر تشریف لائے او ر خادمان درگاہ کا حکم بھیجا کہ خانقاہ کی صحن سے چٹائیاں اٹھا لو۔ جھاڑو دے کر صاف کر و ۔ خدام نے حکم کی تعمیل کی فوراً ہی آسمان پر بادل چھا گئے اورژالہ باری شروع ہو گئی حضرت جلال الدین بخاری اور دیگر اولیا ء کرام نے خوب لطف کے ساتھ سردپانی پیا۔ یہ ژالہ باری صرف حدود خانقاہ تک محدود تھی شہر میں بارش کی ایک بوند یا اولے کا ایک دانہ بھی نہیں گرا''۔۳۰

طرز تعمیر

حضرت بہاؤ الدین زکریا کی خانقا ہ قلعہ کہنہ پر مشرقی کنارے واقع ہے یہ آج سے سات سو سال قبل تعمیر کی گئی تھی ۔یہ عمارت جس میں آ پ محو خواب ہیں دراصل آپ کا حجرہ اعتکاف تھا ۔ ظاہر ہے کہ صوفیا حضرات کوئی عمارت اس غرض سے تو تعمیر نہ کراتے تھے کہ وہ صدیوں تک کام دے سکے ۔ گنبدوں کا رواج اس لیے ضروری تھا کہ دھوپ کی تمازت وحدت سے محفوظ رہ سکے ۔ آ پ نے بھی مٹی گارے اور اینٹوں سے حجرہ تعمیر کرایا ہوگا تاکہ اس میں عبادت کر سکیں اور اپنے مریدوں کا فریضہ انجام دے سکیں ۔ مابعد ارادتمندوں نے یہ بے مثال عمارت تعمیر کر دی تھی ۔ا نگریزوں اور سکھوں کی جنگوں میں جب قلعہ پر گولہ باری ہوئی تو آپ کا مقبرہ شہید ہو گیا تھا اور صرف کچھ دیواروں کا حصہ باقی بچا گیا تھا جس پر موجود گنبد و عمارت بعد میں بنوا دیا گیا۔

یہ خانقاہ شمالاً جنوبا ۲۶۰فٹ اور شرقاً غرباً ۲۰۳ فٹ زمین پر محیط ہے جس کے چاروں اطراف '' پکی اینٹوں کی چارد یواری موجو د ہے ۔ اس کے دو داخلی دروازے ہیں ایک مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی جانب کھلتا ہے کسی زمانے میں نادر اور باہر جنوبی دریوار کے ساتھ بہت سارے رہائشی حجرے تھے ۔اب سے تیس چالیس سال قبل بھی شمال دیوار کے ساتھ اندرکے رخ ۴ کوٹھریاں موجود تھیں جو زائرین کے قیام کے کام آتی تھیں ۔ وہ اب موجود نہیں ہیں ۔ خانقاہ کے صحن کا فرش خراب ہو نیکی وجہ سے ۱۹۷۴ء میں گیارہ ضرب چودہ انچ کی اینٹوں سے پختہ گرا دیا گیا تھا''۔ے۳۱

حضرت بہاالدین زکریاؒ کا عرس ہر سال ۷ صفر المظفر کا بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے ۔ ضلعی انتظامیہ اس روز تعطیل عام کرتی ہے اس میں شرکت کے لیے پاکستان کے علاوہ بھارت سے بھی عقیدت مند آتے ہیں ۔ زائرین کا اژدہام ایک میلہ کی سی صورت پیدا کردیتا ہے ۔ اس موقعہ پر محکمہ اوقاف کی طرف سے ایک زکریا کانفرنس بھی منعقد ہوتی ہے ۔ جس میں آپ کی ذات و صفات اور سلو ک و تصوف پر مقالات پڑھے جاتے ہیں اور آپ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

شاہ رکن عالم ملتانی رحمۃ اللہ

حضرت شیخ الاسلام رکن الدین و العالم رضی اللہ عنہ سہروردی ملتانی کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ۔ آپ حضرت غوث العلمین خواجہ خواجگان بہارالحق والدین زکریا ملتانی سہروردی کے پوتے اور شیخ العارف صدر الدین محمد رضوان اللہ علیہم کے فرزند ہیں۔ والدہ محترمہ بی بی راستیؒ اللہ عنہا ہیں جن کا مقبرہ اسٹیشن ملتان شہر کے جنوب میں بی بی پاک دامن کے نام سے مشہور ہے ۔ حضرت قطب الاقطاب رکن عالمؒ کا فلک پوس مقبرہ عمار ت عجائبات عالم میں شمار ہوتا ہے۔ جو شخص بھی ملتان آتا ہے۔ خواہ وہ کسی عقائد کا کیوں نہ ہو ۔ آپ کے باعظمت مقبرہ کو دیکھنے کے لیے قلعہ معلی پر ضرور حاضری دیتا ہے ۔ یہاں پہنچے کے لیے کسی رہبر کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ شوکت مقبرہ انتہائی فخرو مباہات کے ساتھ شہر سے سر نکالنے زائرین کو دعوت نظارہ دیتا نظر آتا ہے۔

حضرت قطب الاقطاب ۹ رمضان المبارک ۲۴۹ھ بروز جمعہ عالم ازواج سے عالم کون و مکان میں ''

تشریف لائے ‘‘۔ خاندان غوثیہ کا فانوس اس سراج منیر کی تنویر سے جگمگا اٹھا۔ اس تقریب سعید پر ارادتمندوں نے بڑی خوشیا ں منائیں اور حضرت شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا نے ملتان کے غرباء اور مساکین کے دامن زروجواہر سے بھر دئیے ۔ عقیقہ کے مو قع پر آپ کے سر کے بال جو تراشے گئے تھے ۔ وہ اب تک تبرکات میں محفوظ چلے آتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت قطب الاقطاب کی ولادت کی تقریب خاندان غوثیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ صاحب مراۃ الاسرار لکھے ہیں کہ حضرت غو ث العلمین نے اس گل نو شگفتہ اور رشک بہار کا نام رکن الدین رکھا تھا لیکن حضرت خواجہ شمس سبزواری نے خورد سالی میں جب ان کی جبین شرافت سے سعادتمندی کے آثار ملاحظہ فرمائے تو رکن الدین کے ساتھ والعالم کا اضافہ فرمایا ۔ گویا اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ برخوردار دین و دنیا دونوں کا رکن رکین بنے گا۔۳۲

ام المریدین بی بی راستیؒ نے گھر کی نوکرانیوں کو حکم دے رکھا تھا کہ بچے کو سوائے اسم ذات ’’ کے اور کسی لفظ کی تلقین نہ کریں اور نہ کوئی دوسرا لفظ اس کی موجودگی میں بولیں ۔ اس احتیاط کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب قطب الاقطاب بولنے کے قابل ہوئے تو سب سے پہلے جو لفظ زبان مبار ک سے نکلاوہ لفظ اللہ ہے ‘‘۔۳۳

حضرت شاہ رکن عالم حسن اخلاق عادات و خصائل میں پاکیزہ تھے اور طبیعت میں شفیق و عمیق ’’ تھے ۔ صورت و سیرت کے اعتبار سے حسن جمال تھے اور ان کے شوکت و جلال کی تابند گی سے دنیا کا قریہ قریہ روشن و منور تھا ۔ ہر نووارد سے اخلاقی حمیدہ سے پیش آنا اپنا اخلاقی فریضہ سمجھتے تھے ۔ آپ انکساری طبع میں کمال تھے ۔ آپ میں منکسر المزاجی کی وجہ سے ہی دنیائے تصوف آپ سے گروید ہ تھی آپ میں مومن کی اعلیٰ صفات بدرجہ اتم موجود تھیں ۔’’آپ کا معمول یہ تھا کہ رات کے پچھلے حصہ میں بیدار ہو کر تہجدکی سنت ادا کرتے ۔زاں بعد اور ادوازکار میں مصروف ہو جاتے پھر صبح کی نماز پڑھنے کے بعد دوپہر تک مصروف عبادت رہتے یہ معمول زندگی کے آخری لمحات تک رہا‘‘۔۳۴

آپ کا معمول تھا کہ آپ جب بھی بیمار ہوتے تو صدقہ خیرات ضرور کرتے تھے مگر جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو خادم نے حسب دستور حاضر ہو کر عرض کی کہ یا حضرت کچھ صدقہ خیرات کریں؟ تو آ پ نے فرمایا کہ کب تک فراق کے صدمے سہوں گا؛اور پھر خاموش ہو گئے اور صدقہ کا حکم صادر نہ فرما یا ۔

آپ کا دستور تھا کہ آپ کی والدہ محترمہ ایک پیالہ دودھ کو جوش سے کر اس میں مغزیات اور میوے شامل کر دیتیں اور آپ نوش فرماتے اسکے علاوہ کوئی چیز استعمال نہ کرتے تھے آپ کا یہ معمول زندگی بھر رہا اور پھر و قت کی پابند ی کے ساتھ خوارک کا استعمال کرتے یہی وجہ تھی کہ آپ کی صحت قابل رشک تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ سالک کی غذا ایسی غذا ہونی چاہیے کہ جس کی مقدار کم اور کیفیت زیادہ ہو تاکہ دادا بزرگ کے ادراد کی حفاظت ہو سکے۔

آپ کا معمول تھا کہ آپ ہر سوموار کے دن اپنی والدہ ماجدہ کے مزار پر زیارت کو جاتے تھے اور اسی روز کا بہت ادب اور احترام کرتے تھے ۔اور منگل کے دن دادا بزرگوار نے رحلت فرمائی تھی لہذا اس روز کا بھی احترام کرتے تھے مخدوم جہانیاں جہاں گشت لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت شاہ رکن عالم کی قبر سے سنا ہے کہ اے سید منگل کے دن کی تعظیم کے اکرو کیونکہ میرے داد بزرگ کے وصال کا دن ہے۔''حضر ت شیخ رکن عالمؒ کے خلفاء میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ ، حضرت شیخ وجیہ الدین سیاح سنامیؒ اور حضرت شیخ حمید الدین ابو حاکمؒ مشہور ہیں''۔ ۹ے

تعلیمات

'' آدمی دو چیزوں سے عبارت ہے صورت اور صفت اور حکم صفت پر ہے ۔نہ کہ صورت پر۔۔ لیکن حکم و صفت کی تحقیق صرف
وار الا خرت میں ظہور پذیر ہوتی ہے کیوں کہ وہاں اشیاء کے حقائق ظاہر ہوتے ہیں اور یہ شکل و صورت نیست و نابود ہو جاتی ہے ۔ وہاں ہر شخص کو اس صورت میں جمع کرتے ہیں کہ صفت کے موافق ہو''۔

اعمال پر متابعت : آپ فرماتے ہیں کہ:۔''

'' اعمال پر متابعت یہ ہے کہ اعضاء و جوارح کو شرعی ممنوعات و مکروہات سے قولاً فعلاًباز رکھے۔ لا یعنی مجلس سے بھی پرہیز لازم ہے ۔وہ چیز جو طالب حق کو حق تعالیٰ سے پر گشتہ کرکے پانی کی طرف مائل کرتی ہے ۔ اس کے اوقات کو بہیود ضائع کرتی ہے ۔ بطالوں کی صحبت سے بھی احتراز ضروری ہے ''۔

وفات

حضرت محبو ب الہیٰ کی وفات کے دس سال بعد حضرت شیخ رکن الدین اپنے محبوب حقیقی سے جاملے وفات سے تین ماہ پہلے ملنا جلنا اور بولنا بالکل ترک کر دیا صرف نماز کے لیے حجر ء سے باہر آتے تھے او رپھر واپس لوٹ جاتے۔

'' ۷۳۵ھ کے رجب کی ۱۶ تاریخ جمعرات کے دن نماز مغرب کے بعد ادابین پر ھ رہے تھے کہ سجدہ کی حالت میں جان جان آفرین سپرد کر دی ۔ مرقد مبارک آپ کا ملتان میں ان کے جدامجد اور والدماجد کے مزار کے قریب ہے''۔ ۳۷ے

کشف کرامات

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنائی فرماتے ہیں کہ آپ سے انتی کرامتیں صادر ہوئیں کہ متاخرین صوفیہ میں سے کسی سے نہیں۔ لیکن حضرت مخدوم ان کرامتوں کو کوئی شرف اور کمال نہیں سمجھتے تھے وہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی کے لیے ممکن ہے کہ وہ ہوا میں اڑے ، پانی پر چلے اس کے لیے آسمان اور زمین کی طنابیں بھی کھینچی جا سکتی ہیں مگر وہ اس وقت تک ولی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنی گفتار ، رفتار اور کردار میں رسول اللہ ﷺ کا پورا متبع نہ ہو۔

بانگی کو اذان کا وقت بتایا

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قطب الاقطاب جد بزرگوار کے حضور میں پلنگ کے عین سامنے مولانہ محمد موذن مسجد کے ساتھ خوش طبعی فرما رہے تھے کہ نماز کے وقت آگیا مولانہ محمد اٹھ کر جانے لگے تاکہ مسجد میں جا کر اذان دیں لیکن شیخ رکن الدین نے ان کا دامن پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچا دو تین مرتبہ انہوں نے دامن چھڑانے کی کوشش کی لیکن ہر دفعہ قطب الاقطاب پکڑ لیتے دفعتاً حضرت بہاؤ الدین زکریا کی نظر پڑ گئی پوچھا مولینا کیا بات ہے.عرض کی حضور نماز کے وقت آچکا ہے اذان دینے کے لیے اٹھتاہوں مگر مخدوم زادہ دامن نہیں چھوڑتے ۔حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا کہ وہ کس طرح چھوڑے ابھی تو عرش کے موذن نے بھی اذان نہیں دی ۔

دوزخی اور جنتیوں کے جوتے مسجد میں الگ الگ کر دئیے

جب حضرت غوث العالمین نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں تشریف لیجاتے تو یہ نونہال بھی ہمراہ '' ہوتا نماز شروع ہوتی تو آپ دروازے میں کھیلتے رہتے ایک دن غوث بہاؤ الدین زکریاؒ نماز سے فارغ ہو کر جب دروازے کے قریب آے تو دیکھا کہ قطب الاقطاب نے دوزخی اور جنتی نمازیوں کے جوتوں کی الگ الگ قطاریں رکھی ہیں۔ عوام تو اس نکتہ کو کیا جانتے ہیں خواص نے البتہ اپنے اپنے ذہنوں پر زور دینے کی کوشش کی لیکن قبل اس کے کہ وہ نتیجہ نکالتے حضرت غوث العالمین نے جوتے خلط ملط کر ا دئیے اور باہر نکل کر پیار سے سمجھایا بابا ایسانہ کیاکرو اللہ جل شانہ کے راز فاش کرنا ہمارے نزدیک گناہ ہے''۔ ۳۸

اسی طرح ایک دفعہ جدہ میں ام الخلاق بی بی حوا علیہ السلام کے مزار پر فاتحہ کے لیے تشریف '' لے گئے ۔ ایک جنازہ لایا گیا ۔ دریافت پر معلوم ہو اکہ حضرت بدرالدین یمنی کا جنازہ ہے آپ نے کچھ سوچ کر فرمایا کہ دفن میں جلدی نہ کرو ممکن ہے کسی بیماری کے اثر سے مردہ معلوم ہوتے ہوں۔ چنانچہ جنازہ مسجد میں رکھا گیا ۔ آپ بھی وہیں نوافل ادا کرکے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہے۔ جس '' اس آیت شریف پر پہنچے ۔'' ویخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی

حضرت بدرالدین کی لاش میں حرکت پیدا ہوئی ۔ وہ اٹھ کر حضرت مخدوم کے قدموں میں آگرے۔ حضرت مخدوم نے انہیں اپنا لباس پہنایااور عصر کی نماز پڑھنے کا اشارہ کیا ۔چنانچہ مولانہ بدر الدین یمنی نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ ۳۹

تعمیر مزار

اگر کوئی شخص ملتان شہر میں داخل ہونے سے پہلے اس کے کس منظر کا نظارہ کرنا چاہے تو ملتان کے مضافات میں میلوں دور دور سے ایک حسین و جمیل اور پر شکوہ گنبد دکھائی دیتا ہے ۔یہ گنبد دکھائی دیتا ہے یہ گنبد حضرت شیخ رکن العالم کے مقبرے کا ہے جو قلعہ کہنہ پر واقع ہے ۔ یہ عمارت اپنے مخصوص طرز تعمیر میں تین ثقافتوں کے امتزاج کی حامل ہے یعنی عربی ، ایرانی اور ہندوستانی فن تعمیر کا مرکب ہے ۔''تاریخ میں یہ بات موجو د ہے کہ دہلی کے حکمران سلطان غیاث الدین تغلق

کے حکم سے یہ عمارت ۱۳۲۰ء سے ۱۳۲۴ء کے دوران تعمیر ہوئی۔حضرت شاہ رکن عالم تعمیر مزار مبارک ۱۳۲۰ء۔۱۳۲۴ء''۔ ؎۴۰

دنیا کے اس بلند ترین لاثانی اور نادر روز گار ہشت پہلو مقبرہ کی گولائی ۵۸ فٹ اور سطح زمین سے بالائی نقطہ تک اونچائی ۱۵۳ فٹ ہے اس کا قبہ ایسی چابکدستی سے کامل قوس کا بنایا گیا ہے ۔اس عمارت کا مثنیٰ بننا تو ممکن ہے مگر بقول ماہرین تعمیرات اس تناسب سے کامل قوس کی عمارت بنانا ممکن نہیں تاریخی حیثیت سے یہ اپنی طرز کی دنیا کی پہلی آواز آخری عمارت ہے جسے جدت پسند ملتانی صناعوں نے کمال ہنرمندی سے ترچھی دیواروں پر سہ منزلہ کھڑا کیا ہے۔سلطان تغلق نے یہ مقبرہ متدین معماروں سے اپنے خرچ سے اپنے لیے تعمیر کرایا تھا۔اس پر سرکاری روپیہ خرچ نہ ہوا تھا چونکہ سلطان ہنگامی حالات میں دہلی میں دفن ہوا اس لیے یہ مقبرہ اس کے بیٹے محمد تغلق نے ارزاہ عقیدت حضرت شاہ رکن عالم کی نذر کر دیا ۔

سلطان محمد شاہ تغلق کو غوث بہاؤ الدین زکریا کی طرف سے بشارت ہوئی کہ قطب کو میرے قدموں '' سے دوسرے مقبرے میں منتقل کیا جائے ۔ لہٰذا فیروز شاہ تغلق نے حضرت کے تابوت کو خود کندھادے کر اس (موجودہ) مقبرہ میں منتقل کیا اس وقت ہزاروں کی تعداد میں مریدین و عوام موجو د تھے''۔ ؎۴۱

حضرت مخدوم ابوالحسن جمال الدین موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ

مدینۃ الاولیاء ملتان میں سادات حسینہ قادریہ کی بنیاد ۹۸۵ھ میں شیخ الکل مخدوم حافظ سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ الگیلانی المعروف موسیٰ پاک شہید نے رکھی۔ جن کا شجرہ نسب اور سلسلہ طریقت حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے توسط سے نواسہ رسول حضرت سید نا امام حسین مجتبیٰ بن علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتاہے۔ ''حضرت جمال الدین موسیٰ پاک شہید ۹۵۲ھ میں اچ شریف میں پید اہوئے بچپن ہی سے آپ عبادت گزار تھے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی ۔شرعی تدریس اور سلو کے کے مدارج بھی انہی سے حاصل کیے۔ عبادت و ریاضت میں کمال پیدا کرکے ولی کامل شاہ کی موجودگی میں دیوان خاص و عام میں اذان دے کر نماز با جماعت پڑھ لیتے تھے ۔کسی کو روکنے یا ٹوکنے کی جرات نہ ہوتی تھی ۔علوم حدیث ، فقہ اور صر ف و نحو میں دستگاہ حاصل کی اور خوشنویسی کا شوق رات گئے پورا کرتے رہتے''۔

بیعت

علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد والد ماجد مخدوم سید حامد جہاں بخش نے آپ کو خرقہ ، سجادہ ، تسبیح اور انگوٹھی مرحمت فرما کر عام بیعت کی اجازت دے دی۔''شیخ الکل موسیٰ پاک شہید کی صحبت میں بڑی کشش تھی ۔جوان تک پہنچ جاتا ان کا ہی ہو جاتا۔ آپ مہذب ، بااخلاق ہونے کے علاوہ زبردست معمار کردار تھے۔ آپ اپنے متوسلین کو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ درویش کے لیے حصول علم لازمی ہے مگر اس سے بڑھ کر اس پر عمل کرنالازم ہے۔'' ؎۴۳

اعلیٰ جبلی صفات

حضرت سید موسیٰ پاک شہید کو قدرت نے بہت ہی اعلیٰ جبلی صفات سے سرفراز فرمایا تھا ۔چنانچہ آپ نے تمام علوم منذاولہ اور قرآن و حدیث بچپن ہی میں نہایت قلیل عرصہ میں مہارت تامہ حاصل کرتی ہےبعدازاں علم باطنی میں بھی کمال پیدا کیا۔

آپ زہدو ریاضت کے پابند تھے ۔رات پھر عبادت میں گزاردیتے تھے ۔کہتے ہیں کہ اس ڈر سے نیند ’’ نہ آجائے اور عبادت میں کوتاہی ہو آنکھوں میں نمک ڈال لیا کرتے تھے۔آپ نے فرمایا مجھے جد امجد سے پہلے فیض حاص ہوا اور بعدا زاں والد گرامی سے میں ہر وقت والد گرامی کی خدمت میں حاضر رہتا طغولیت میں بھی مجھے یہ شوق تھا کہ جہاں تک ہو سکے یا د مولازہمہ اولیٰ ہے۔

مجھے یا دہے کہ میرے والد قدس سرہ،میری کیفیت اور ریاضت دیکھ کر فرماتے کہ بابا نرودشد کہ از دوستاں حق شوی‘فرماتے اگرچہ ا ستا د کے پاس میں نے کافیہ تک تعلیم حاصل کی لیکن تائید غیبی نے مجھے سے وہ کتب فہمی کرائی کہ کسی اور کو کم نصیب ہوئی ہوگی۔ تلاوت کلام پاک و ذکر طیبہ شوق سے کرتا ۔ذکر کی یہ حالت تھی۔ کہ کھانا کھانے میں تساہلی کرتا۔ میری والدہ بعض اوقات میرے والد ماجد سے شاکی ہوتیں کہ ذکر خدا میں کھانے تک کی پرواہ نہیں کرتے اور کھانا ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

مجھے والد صا حب فرماتے کہ بابا نفیس کے آرام کے لیے بھی کچھ ہونا چاہیے ریاضت کے لیے ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ صبح کی نماز کے بعد والد ماجد مجھے اپنے سامنے بیٹھا کر وظائف پڑھواتے اور ذکر جہر بطور قاعدہ قادر ی ہی کراتے میں ابھی ۹ سال کا تھا کہ آپ نے مجھے بعض اسماء الہیٰ اور ادعیہ مسنون کی تلقین کی ۔مجھے یا د نہیں کہ میں کبھی وظیفہ بھی ترک کیا ہو۔

دہلی میں بہت سے لوگ آپ کے مرید ہوئے ۔ان میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی جیسے جید عالم بھی ’’ شامل ہیں۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ان میں سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا اسم گرامی قابل ذکر ہے ‘‘۔ـ۴۴

تصنیف

حضرت موسی پاک شہید کی ایک تصنیف ’’تیسرا الشاغلین‘‘کے نام سے مو جود ہے میرے پاس ’’ مطبع صدیقی فیروز پور کا چھپا ہوا نسخہ ۱۳۰۹ھ موجود ہے ۔ یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے ۔ہر باب میں چھ چھ فصلیں ہیں ابواب کی تفصیل یوں ہے۔

۱۔ باب اول اس میں اذکار وا عیہ صلوٰ ۃ وغیرہ کا بیان ہے۔

۲۔ باب دوئم میں نما زہائی سنن وغیرہ موقتہ کا ذکر ہے۔

۳۔ باب سوئم آداب تلاوت قرآن و بیان روش ازکار جہر و شغل باطن و ذکر حقیقی و ذکر مراقبہ کے بارے میں ہے‘‘ـ۴۵

وفات

ملک میں طوائف الملوکی برپا ہونے کی وجہ سے عام طورپر بدا منی تھی ۔ایک دفعہ قزاقوں نے آپ ’’

کے مریدوں کی ایک بستی پر حملہ کیا ۔ آپ نے یہ خبر پاتے ہی فرمایا کہ میرا وقت آگیا اور فوراً ایک ہاتھی پر سوار ہو کر رہزنوں کا تعاقب کیا ۔رہزن فرار ہو گئے لیکن ایک شخص سلطان لنگاہ نامی نے حضور کے پہلو میں تیر مار ا جس کے صدمہ سے آپ شہید ہو گئے ۔ پہلے آپ کو اپنے والد کے قدموں میں دفن کیا گیا۔لیکن حضور کی اولاد کو عالم خواب میں ایما ہوا کہ تم قطب الاقطاب میرے قدموں میں دفن کر دیا ہے ۔ جس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے ۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادے نے نعش مبارک وہاں سے نکلوا کر ملتان کے قریب موضع منگے ہی میں دفن کی او رخود متلان میں سکونت اختیار کی۔ پندرہ برس بعدصاحبزادہ صاحب یعنی حضرت مخدوم حامد گنج کو خیال پیدا ہوا کہ نعش مبارک کو ملتان منتقل کر دیا جائے ۔ نعش کو وہاں سے نکال کر ملتان لانے کا ارادہ کیا۔ دیکھا تو صحیح سالم تھی ۔ کسی قسم کا کوئی نقصان واقع نہ ہوا ۔ صندوق دستیاب نہ ہو سکا۔ اسے لیے نعش مبارک کو گھوڑے پر سوار کر کے ملتان لائے۔ لوگ دیکھ کر بے حد متعجب اور معتقد ہوئے ۔ آپ کے جد اطہر اس روضہ پا ک میں دفن کیا گیا''۔۴۶

مزار کی تعمیر

''آپ کا اپنا روضہ اقدس پاک دروازہ کے اندر واقع ہے ۔ملتان کے پاک دروازہ آپ ہی کے نام سے موسوم و مشہور ہے۔ آپ کے مریدین بلخ ، بخارا ، ایران ، توران اور افغانستان تک پھیلے ہوئے ہیں''۔۴۷

''روضہ کے تین دروازے اور ایک جالی مقدسہ ہے دو دروازے بطرف شمال واقع ہیں اور جالی وسط میں ہے جالی کے غرب والا دروازہ مستورات مدفونہ کے حصہ میں ہے جو مسدود انہاہے ۔ جو دروازہ شمال کی طرف ہے وہ محرم اور عیدین کو مفتوح ہوتا ہے''۔۴۸

''اس مزار کے سبز گنبد کے نیچے 22مربع فٹ عمار ہے اس میں سنگ مرمر کے چبوترہ پر درمیان میں آپ خود ، شرقی جانب آپ کے صاحبزادے سید حامد بخش اور مغربی جانب آپ کے پوتے سید علی جان آرام فرما رہیں اور نزدیک ہی ان کے بھائی نواب موسیٰ پاک دین محو خواب ہیں۔

مزار کے اندر ہر وقت بجلی کے قمقمے قمقمے رہتے ہیں ۔ جن سے اندرونی حصہ بقعہ نور بنا رہتا ہے ۔ مشرقی جانب مستورات کے سلام وغیرہ کے لیے جالی لگی ہوئی ہے ۔باہر برآمدہ میں گیلانی خاندان کے اکابرین کی قبریں ہیں''۔

مخدوم سلطان ایوب قتالؒ رحمۃ اللہ

قطب الاقطاب مخدوم سلطان ایوب قتالؒ کا شمار برصغیر پاک وہند کے ان عظیم اولیاء کرام میں ہوتا ہے جن کی رشد و ہدایت اور کرامات سے لاکھوں افراد نے اسلام قبول کیا اور دولت ایمان سے بہر ہ ور ہوئے۔

''آپ سلطان العارفین و شیخ المسلمین مخدوم عبدالرشید حقانیؒ کے پوتے اور مخدوم ابوبکرؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپ غوث بہاول ز کریاملتانیؒ کی ہمشیرہ نیک اختر کے پوتے تھے''۔۴۹

پیدائش

آپ نے ماڑی رشید پور(مخدوم رشید) مخدوم ابوبکرؒ کے گھر میں جنم لیا اور داداحضور مخدوم عبدالرشید حقانیؒ کی آغوش محبت میں پروش پائی ۔ آپ بھی سات سال کے تھے کہ تیتم ہو گئے۔

آپ کی پرورش آپ کے دادا نے کی۔ مخدوم عبدالرشید حقانی اپنے پوتے مخدوم سلطان ایوب قتالؒ سے '' بہت پیار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میرا بیٹا قطب زمان ہوگالوگ دور دور سے ان کی کشف و کرامت سن کر کھچے کھچے آئیں گے۔ اور سے فیض حاصل کریں گے''۔ ۵۰

تعلیم

مخدوم زادہ سلطان ایوب قتالؒ نے باطنی علم اپنے داد ا بزرگوار مخدوم عبدالرشید حقانیؒ س حاصل کیا۔ حضور کی دعا سے ایک دن جنگل میں بچھڑے چراتے ہوئے حضر ت خضر علیہ اسلام نے آپ کو پانی کا پیالہ دیا ۔ آپ نے وہ پانی پیا تو دل سے سب حجاب دور ہو گئے عرش سے فرش تک سب کچھ نظر آنے لگا ۔ حالت متغیر ہو گی اور مستی کے جو ش میں بچھڑوں کو جمع کرکے واپس بستی ماڑی رشید پور آگئے آپ مخدوم عبدالرشید حقانی کے پوتے ہیں۔ آپ کو دادا نے حکم دیا کہ وہ بھیڑ بکریاں چرایا کریں۔جو سنت اولیاء و انبیاء ہے ۔�آپ کئی سال تک دادا ک ارشاد کی تکمیل کرتے رہے ۔اسی عالم میں حضرت علیہ اسلام سے ملاتی ہوئے ۔ خضر علیہ السلام نے انہیں اپنی توجہ سے صاحب کشف و کرامات بنا دیا۔

آپ نے ۷۶۶ھ میں وصال فرمایا اور دنیا پورمیں سرکاری جنگل کے نزدیک آپ کو دفن کیا گیا ۔ وہیں '' آپ کا مزار ہے''۔

آپ صاحب کشف بزرگ تھے ۷۲۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ دنیاپور کے نزدیک جنگل سرکار میں آپ کا ' مزار ہے ۔ ہر سال ۲۲ چیت کو میلہ لگتا ہے ۔ جس پر اٹھ دس ہزار آدمی جمع ہو تے ہیں۔ ۵۱

کشف وکرامات

مخدوم صدر الدین المعروف نواب صدر قتالؒ کے مال مویشی صدر پور سے ماڑی رشید پور لائے گئے تو مخدوم سلطان ایوب جو ابھی بچے تھے اور ظاہر علوم پرھنے میں ان کا دل نہیں لگتا تھا چونکہ جو کچھ مخدوم کو پڑھا یا جاتا تھا وہ پہلے سے ہی جانتے تھے۔ کیونکہ آپ مادرزاد ولی اللہ تھے۔ فیصلہ کیا گیا کہ مخدوم سلطان ایوبؒ کو مویشی چرانے کاکام زمہ لگایا جائے تاکہ جب جنگل میں اکیلا جائے گا تو پڑھائی کا خیا ل آئے گا لہذا آپ روزانہ مویشی چرانے کے لیے ماڑی رشید پور سے دور جنگل میں جایا کرتے تھے اور شام کو واپس آجاتے تھے۔ ایک دن آپ کے چچا مخدوم محمدؒ آپ مخدوم سلطان ایوب کو عجیب کیفیت کی حالت میں دیکھ کر بولے یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے سارا دن بس یوں ہی بچھڑے چراتے پھرتے ہوا ور پڑھائی کی طرف بالکل دھیان نہیں ہے ۔ مخدوم سلطان ایوب پر استغراق کی کفیت طاری ہوئی اور فرمایا سبق میں سناؤں یہ میرے بچھڑے ۔ بچھڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوے (بات تعجب کی تھی اور نو عمر بچے کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ایک زبردست انقلاب کا پیش خیمہ تھے) مخدوم

محمد نے دریافت فرمایا یہ کیا نادانی کی بات ہے۔کبھی بچھڑوں نے بھی قرآن پڑھا ۔ آپ نے فرمایا میرے رفیقوں نے تو یہی پڑھا ہے یہ کہہ کر قطب الاقطاب مخدوم سلطان ایوب قتالؒ نے سب سے چھوٹے بچھڑے کو حکم دیا کہ جو آتا ہے سناؤ۔ بچھڑے نے الحمد اللہ سے قرآن حکیم کی تلاوت شروع کی ۔ایک عجیب کیفیت تھی جو ماحول پر طاری ہو گئی۔ خوش الحانی کا یہ عالم تھا کہ درخت بھی جھوم اٹھے۔ روانی کا کما ل تھا کہ فرشتے بھی متعجب رہے گئے الفاظ کی صحت کا وہ عروج کہ موتی پروئے جا رہے تھے۔مستی کی یہ کفیت اس طرح چھائی کہ پلک جھپکتے ہی ب زبان بچھڑا والناس تک جا پہنچا ۔ مخدوم محمد ؒ نے اس عظیم بھتیجے کو گلے لگا لیا اور ماتھ چومتے ہوآپؒ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ کہیں حجاب کی منازل طے کرتا ہوا راز پنہانی آشکار نہ کر بیٹھے ۔ جب دادا حضور مخدوم عبدالرشید حقانی نے مکاشفات کا یہ عروج دیکھا تو اپنی دستار مبارک آپؒ کے سر پر رکھ کر فرمایا ۔شریعت کے آپ اے سلطان ایوب قتالؒ ---- قطب الاقطاب حجاب آپؒ ۔طریقت کے آداب آپؒ

مزار کی تعمیر و اہمیت

حضرت سلطان ایوب قتالؒ نے بشارت کرکے فرمایا کہ میری قبر مبارک کی بائیں جانب مشرق کی ’’ طرف ایک دروازہ بنواؤ اور اسے عام حالات میں مقفل رکھا کرو ۔ محرم کے مہینے کے پہلے عشرہ میں اسے عوام الناس کے لیے کھول دیا کرو جو شخص اس دروازہ میں سے گزر ے گااللہ تعالیٰ اسے بہشت میں جگہ عطا

فر مائے گا‘‘۔ے۵۲

حضرت سلطان ایوب قتالؒ کا سالانہ عرس مبارک ماہ مارچ کے آخری عشرہ سے ماہ اپریل کے پہلے عشرے تک رہتا ہے ۔ مزار شریف کو غسل دیا جاتا ہے ۔ غلاف چڑھایا جاتا ہے قوالی محفل سماع ہوتی ہے ۔ مزار شریف پر قرآن خوانی ہوتی ہے ۔جمعۃ المبارک کو دربار شریف کی جامع مسجد میں خطیب صاحب آپؒ کی زندگی کے حالات کے بارے میں خطاب فرماتے ہیں ۔

لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانشمند سدیوے ہو نام فقیر انہاندا باھو قبر جنھاں دی جیوے ہو

حضرت سلطان ایوب قتالؒ کی کافی ساری اولاد اسی بستی میں رہائش پذیر ہے اس بستی کو اب سلطان " ایوب کہتے ہیں "

حوالہ جات

ے۱ ۔ ملک منیر احمد بھٹہ ،ملتان تہذیب و ثقافت کے آئینے میں جھوک پرنٹرز ملتان ،نومبر ۱۹۹۹۔ ص۱۵۔

ے۲ ۔ سبطین گیلانی ، ملتان، ماضی و حال کے آئینے میں، بیکن بکس ، گلگشت ملتان ، بار اول ۱۹۹۴ء ندیم شفیق پرنٹنگ پریس ص۱۴

ے۳۔ منشی عبدالرحمن خان ، آئینہ ملتان ، مکتبہ اشرف المعارف چھلیک ملتان ص۲۷

ے۴۔ فاروق انصاری ،میرے زمانے کا ملتان بار اول ۲۰۰۷ء ناشر : بزم ثقافت ملتان

ے۵۔ الامام المحقق علامہ محمد یوسف نبہانی ؒ ۔ جامع کرامات اولیاء (اردو) جنوری ۲۰۱۳ ء ، محمد حفیظ ابرکات شاہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
ص ۷۴۔۴۶
ے۶۔ سید احمد عروج قادر ی تصوف اور اہل تصوف ، شفیق الاسلام ، فارق جولائی ۱۹۹۲ء حرا پبلی کیشنز اردو بازار لاہور ص ۲۶تا ۳۱
ے۷۔ ابوالحسن سید علی بن عثما ن ہجویری ؒ کشف المجوب (اردو) احمد ربانی (ایم اے) ، مزدور پرنٹنگ پریس رائل پارک لاہور ص ۲۰۴
ے۸۔ خان آصف ، اللہ کے ولی ،جون ۲۰۰۲ء ،زم زم پرنٹنگ پریس آئی آئی چندریگر روڈ کراچی ص
ے۹۔ امیر علی خان قصص اولیاء ۲۰۰۲ء ۔ ممتاز اکیڈمی ، اردو بازار لاہور ص
ے۱۰۔ ا یضاً ص ۳۰
ے۱۱۔ فضیلہ شیخ محمد بن جمیل زینو، تصوف (کتاب وسنت کے تناظر میں) ص ۸۵۔ ۸۳
ے۱۲۔ محمد سلیم احمد ، سمندر والی سرکار ، محمدسلیم احمد ۱۲۰۷/۱۸ فیڈرل بی ایریا ۔ کراچی ، ۱۲ ربیع الاؤل ۱۴۲۲ء (مئی ۲۰۰۱ء) ص ۱۷ ، ۔
ے۱۳۔ نواز رومانی ۔ بزرگ ، قادری رضوی کتب خانہ لاہور ص ۶تا۷
ے۱۴۔ اقبال فریدی :شان مرشدص ۱۵۰
ے۱۵۔ ضیابٹ ، دیدہ حیراں ، لوح قلم، لاہور ۔ حنیف اینڈ سنز پرنٹرز لاہور ۱۴۳۴۔۲۰۱۳ ء ص ۱۴۹، ۱۴۸
(ے۱۶۔ امیر الکونین ص (۳۹۳
ے۱۷۔ جناب صوفی مسعود احمد صدیقی صاحب المعروف لاثانی سرکار، راہنمائے اولیاء مع روحانی نکات ، لاثانی انقلاب
پبلیکیشرز ۳۹۱۴ غلام رسول نگر فیصل آباد اول ۔جولائی ۲۰۰۴ء ص ۹۹ ۔۱۰۲
ے۱۸۔ صراط الصالحین ، سید امیر خان نیازی ،ستمبر ۲۰۱۴ء العارفین پبلکیشنزلاہور پاکستان ص۲۰۶۔
ے۱۹۔ میر ولی الدین ،قرآن اور تصوف ۱۹۴۸ء ص۱۶۱
ے۲۰ ۔ ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی، تاریخ سر زمین ملتان ۲۰۰۹ء حاجی حنیف اینڈ سنزپرنٹنگ پریس لاہور ص۲۱۲
ے۲۱۔ فرحت ملتانی ،اولیائے ملتان، بار اول ۱۹۸۰ء باردوم ۱۹۸۲، منزل آرٹ پریس ملتان ص ۲۹
ے۲۲۔ اولیائے کرام، سیارہ ڈائجسٹ۔ ص ۲۸
ے۲۳۔ مخدوم زادہ بشیر حسین ہاشمی چشتی مہروی ، آفتاب ہاشم ، مارچ ۲۰۰۰ء مخدوم زادہ بشیر حسین ہاشمی چشتی مہروی ۲۵ تا ۲۷
ے۲۴۔ مولانا علی محمد مظاہری ، بزرگان دین، زاہد بشیر پرنٹرز لاہور جون ۱۹۸۹ ص۱۲۱ تا۱۲۴

ے۲۵۔ منشی عبدالرحمن خان ، تاریخ ملتان ذیشان شرکت پرنٹنگ پریس لاہور ۔ عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ ، چہلک ملتان۔ دسمبر ۲۰۰۰ء ص ۱۱۵۲۲۶

ے۲۶۔ سید رئیس احمد جعفری (ندوی) ۔ انوار اولیائے کامل ، شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور ص ۴۶۱

ے۲۷۔ محمد نسیم عباس ، شیخ الاسلام حضرت بہاوالدین زکریا سہروردیؒ ، شعبہ تعلقات عامہ محکمہ اوقاف حکومت پنجاب لاہور ۔ میسرز الائیڈ پریس لاہور۔

ے۲۸۔ غلام فرید سعید شکرانی ، خطبات کاظمی ، المصطفے کمپیوٹر سنٹر علی پور ص ۱۸۲

ے۲۹۔ ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی ۔ تاریخ سرزمین ملتان ۲۰۰۹ء حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور ص ۲۱۴

ے۳۰۔ علامہ مفتی شفیق احمد شریقی ، تاریخ الاولیاء مکتبہ نور ۱۹۹ نور اللہ روڈ آلہ آباد ص ۶۱ تا ۶۲

ے۳۲ ۔ حامد دین فضل اللہ جمالی ، سیرالعارفین اشفاق احمد ڈاکٹر مرکزی اردو بورڈ گلبرگ لاہوریونیٹڈ پرنٹرڈی میلا رام روڈدربار مارکیٹ لاہور اپریل ۱۹۷۶ء

ص ۱۷۳۔

ے۳۳۔ مولانہ نور احمد خاں فریدی تذکرہ الا سلام و المسلمین امام الاولیاعمدۃ الا صفیا حضرت قطب الا ؤ طاب شاہ رکن عالم ملتانی ۔
قمر الا دب جگو والا براہلودھراں ضلع ملتان ۔ص

ے۳۴۔ مولانہ نوراحمد خاں فریدی ،شاہ رکن عالم ملتانی ،قصر الادب جگو والا براہ لودھراں

ے۳۵۔ ڈاکٹر منظور جاوید خان ،تا جدار اولیا،اگست 1980ء ۔جاوید اینڈ سٹریز وقف رجسٹرڈ ملتان ص 293

ے۳۶۔ سلیم حسین مرزا حضرت شارکن عالم ،الا ئیڈ پریس لاہور

ے۳۷۔ ڈاکٹر ظہور الحسن شادب تذ کرہ اولیائے پاک و ہند ،ملک دین محمد اینڈ سنسز ،دسمبر 2002تعریف پرنٹرز لاہو ر ص 104تا 105

ے۳۸۔ عالم فقری تذکرہ اولیائے پاکستان ص 109

ے۳۹۔ فرحت ملتانی تذ کرہ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی ،شیخ صدرالدین عارف ،شیخ رکن الدین ابو الفتح کتب خانہ حاجی نیاز احمد اندرون بوہڑ گیٹ با زار کتب ملتان شہر 37 تا 38

ے۴۰۔ مولانہ نور احمد خاں فریدی تذکرہ شاہ رکن عالم ملتانی قصر الا دب جگو والا براہ لودھراں ملتان ص 404تا 406

ے۴۱۔ نو ر احمد خاں فریدی ،ملتان اور مورخلین ،قصر الادب رائٹرز کالونی ملتان 1985ء 215

ے۴۲۔ مخدوم زادہ بشیر حسین ہاشمی چشتی مہروی،آفتاب ہاشم ص42

ے۴۳۔ منشی عبدالرحمن خان۔ تاریخ ملتان ذیشان شرکت پرنٹنگ پریس لاہور ۔ دسمبر ۲۰۰۰ ص ۲۶۷

ایضاً ص ۱۳۱۔

ـہ۴۴۔ ڈاکٹر روبینہ ترین، ملتان کی ادبی و تہذیبی زند گی میں صوفیاء کرام کا حصہ ص ۴۸۶

ـہ۴۵۔ ایضاً ص۲۶۷

ـہہ۴۷۔ سید محمد اولاد گیلانی ، مرقع ملتان ، ۱۹۹۵ جاذب پبلیشرر لاہور ۔ ص ۲۰۷

ـہ۴۸۔ منشی عبدالرحمن خان، آئینہ ملتان ، مکتبہ اشرف المعارف ،چہلک ملتان، ص۱۳۵ء۔

ـہ۴۹۔ فرحت ملتانی، اولیائے ملتان، تنویر ادب اندرون بوہڑ گیٹ ملتان، بار اول ۱۹۸۰ء بار دوم ۱۹۸۲ء منزل آرٹ پریس ملتان ص۸۵

ـہ۵۰۔ حافظ قاری محمد شاہ بن فیض احمد شاہ ہاشمی سہروردی چراغ محمد ﷺ ستمبر ۲۰۱۳ء ۔ حاجی محمد نعیم لوہار کالونی ملتان ص ۱۵

ـہ۵۱۔ مخدوم زادہ بشیر حسین ہاشمی چشتی مہروی ۔ آفتاب ہاشم مارچ ۲۰۰۰ ء مخدوم زادہ بشیر حسین ہاشمی چشتی مہروی ص ۸۰ تا ۸۴

ـہ۵۲۔ حافظ قاری محمد شاہ بن فیض احمد شاہ ہاشمی سہروردی چراغ محمد ﷺ ستمبر ۲۰۱۳ء ۔ حاجی محمد نعیم لوہار کالونی ملتان ص ۱۵

مصادر مراجع

ـہ۱ـہ القرآن

ـہ۲۔ الامام المحقق علامہ محمد یوسف نبہانی ؒ۔ جامع کرامات اولیاء (اردو) جنوری ۲۰۱۳ ء ، محمد حفیظ ابرکات شاہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

ـہ۳۔ ابوالحسن سید علی بن عثما ن ہجویری ؒکشف المجوب (اردو) احمد ربانی (ایم اے) ، مزدور پرنٹنگ پریس رائل پارک لاہور

ـہ۴۔ امیر علی خان قصص اولیاء ۲۰۰۲ء ۔ ممتاز اکیڈمی ، اردو بازار لاہور

ـہ۵۔ اقبال فرید ، شان مرشد

ـہ۶۔ امیر الکونین

ـہ۷۔ اولیائے کرام، سیارہ ڈائجسٹ

ـہ۸۔ حامد بن فضل اللہ جمالی، سیرا لعارفین اشفاق احمد ڈاکٹر مرکزی اردو بورڈ گلبرگ لاہور یونیڈڈ پرنٹر دی میلاروڈ دربار مارکیٹ لاہور اپریل ۱۹۷۶

ـہ۹۔ حافظ قاری محمد شاہ بن فیض احمد شاہ ہاشمی سہروردی چراغ محمد ﷺ ستمبر ۲۰۱۳ء ۔ حاجی محمد نعیم لوہار کا

ـہہ۱۰۔ خان آصف ، اللہ کے ولی ،جون ۲۰۰۲ء ،زم زم پرنٹنگ پریس آئی آئی چندریگر روڈ کراچی

ـہ۱۱۔ ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی، تاریخ سر زمین ملتان ۲۰۰۹ء حاجی حنیف اینڈ سنزپرنٹنگ پریس لاہور

۱۲ۓ ڈاکٹر سہد زاپدہ ع؛ہ واسطی، دیکھ لیا ملتان ، بیکن بکس گلگشت ملتان
۱۳ۓ۔ ڈاکٹر ظہور الحسن شادب تذ کرہ اولیائے پاک و ہند ،ملک دین محمد اینڈ سنسز ،دسمبر 2002تعریف پرنٹرز لاہو ر
۱۴ۓ۔ ڈاکٹر منظور جاوید خان ،تا جدار اولیا،اگست 1980ء ۔جاوید اینڈ سٹریز وقف رجسٹرڈ ملتان
۱۵ۓ۔ ڈاکٹر روبینہ ترین، ملتان کی ادبی و تہذیبی زند گی میں صوفیاء کرام کا حصہ
۱۶ۓ۔ سید رئیس احمد جعفری (ندوی) ۔ انوار اولیائے کامل ، شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور
۱۷۔ سبطین گیلانی ، ملتان، ماضی و حال کے آئینے میں، بیکن بکس ، گلگشت ملتان ، بار اول ۱۹۹۴ء ندیم شفیق پرنٹنگ پریس
۱۸ۓ۔ سید احمد عروج قادر ی تصوف اور اہل تصوف ، شفیق الاسلام ، فارق جولائی ۱۹۹۲ء حرا پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
۱۹ۓ۔ سلیم حسین مرزا حضرت شارکن عالم ،الا ئیڈ پریس لاہور
۲۰ۓ۔ سید امیر خاں نیازی ،صراط الصالحین ستمبر ۲۰۱۴۔العارفین پبلی کیشنز لاہور پاکستان
۲۱ۓ۔ سید محمد اولاد گیلانی ، مرقع ملتان ، ۱۹۹۵ جاذب پبلیشرر لاہور
۲۲ۓ۔ ضیابٹ ، دیدہ حیراں ، لوح قلم، لاہور ۔ حنیف اینڈ سنز پرنٹرز لاہور
۲۳ۓ۔ علامہ مفتی شفیق احمد شریقی ، تاریخ الاولیاء مکتبہ نور ۱۹۹ نور اللہ روڈ آلہ آباد
۲۴ۓ۔ عالم فقری تذکرہ اولیائے پاکستان
۲۵ۓ۔ غلام فرید سعید شکرانی ، خطبات کاظمی ، المصطفے کمپیوٹر سنٹر علی پور
۲۶ۓ۔ فرحت ملتانی ،اولیائے ملتان، بار اول ۱۹۸۰ء باردوم ۱۹۸۲، منزل آرٹ پریس ملتان
۲۷ۓ۔ فرحت ملتانی تذ کرہ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی ،شیخ صدرالدین عارف ،شیخ رکن الدین ابو الفتح کتب خانہ حاجی نیاز احمد اندرون بوہڑ گیٹ با زار کتب ملتان شہر ۲۸ۓ۔ فاروق انصاری میرے زمانے کا ملتان ، بار اول ۲۰۰۷ء ناشر بزم ثقافت ملتان ۔
(۲۹ۓ۔ فضیلہ شیخ محمد بن جمیل زینو، تصوف (کتاب وسنت کے تناظر میں
۳۰ۓ۔ ملک منیر احمد بھٹہ ،ملتان تہذیب و ثقافت کے آئینے میں جھوک پرنٹرز ملتان ،نومبر
۳۱ۓ۔ منشی عبدالرحمن خان ، آئینہ ملتان ، مکتبہ اشرف المعارف چہلیک ملتان ص۲۷
۳۲ۓ۔ محمد سلیم احمد ، سمندر والی سرکار ، محمدسلیم احمد ۱۲۰۷/۱۸ فیڈرل بی ایریا ۔ کراچی ، ۱۲ (ربیع الاوّل ۱۴۲۲ء (مئی ۲۰۰۱ء
۳۳ۓ۔ میر ولی الدین ،قرآن اور تصوف ۱۹۴۸ء
۳۴ۓ۔ مولانہ نور احمد خاں فریدی تذکرہ الا سلام و المسلمین امام الاولیاعمدۃ الا صفیا حضرت قطب الا ؤ طاب شاہ رکن عالم ملتانی

۳۵ـ مولانہ نور احمد خاں فریدی تذکرہ شاہ رکن عالم ملتانی قصر الا دب جگو والا براہ لودھراں ملتان
۳۶ـ نو ر احمد خاں فریدی ،ملتان اور مورخلین ،قصر الادب رائٹرز کالونی ملتان 1985ء
۳۷ـ منشی عبدالرحمن خان ، تاریخ ملتان ذیشان شرکت پرنٹنگ پریس لاہور ۔ عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ ، چہلک ملتان۔
۳۸ـ مخدوم زادہ بشیر حسین ہاشمی چشتی مہروی،آفتاب ہاشم
۳۹ـ مولانا علی محمد مظاہری ، بزرگان دین، زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
۴۰ـ محمد نسیم عباس ، شیخ الاسلام حضرت بہاوالدین زکریا سہروردیؒ ، شعبہ تعلقات عامہ محکمہ اوقاف حکومت پنجاب لاہور ۔ میسرز الائیڈ پریس لاہور
۴۱ـ مسعود احمد صدیقی صاحب المعروف لاثانی سرکار، راہنمائے اولیاء مع روحانی نکات ، لاثانی انقلاب
۴۲ـ نواز رومانی ۔ بزرگ ، قادری رضوی کتب خانہ لاہور